مولانا سعید الحق جدون حقانی

رمضان رحمتوں کا موسم بہار

رمضان کا مبارک مہینہ ایک بار پھر مسلمانون کیلئے رحمت خداوندی کا موسم بہار بن کر آیا ہے۔ یہ رحمت اورنیکیوں کا مہینہ ہے۔ اس میں گناہ جھڑتے اور خیر وبھلائی کی تازہ کونپلیں پھولتی ہیں،مغفرت کی ہوائیں چلتی ہیں،رحمت کی موسلادھار بارش برستی ہے۔اس ماہِ مبارک میں بارانِ رحمت نازل ہوتی ہے،رحمتوں کے شگوفے پھوٹتے ہیں،نیکیوں کی کونپلیں سر اٹھاتی ہیں،اعمال صالحہ کے پھول کھلتے ہیں،ذکر ودعا اور استغفار کی چہکار ہوتی ہے۔تلاوت ومناجات کی مہکار ہوتی ہے اور بخشش کی بہار ہوتی ہے۔

سرور کائنات ﷺ نے اس ماہ مبارک کی آمد سے ایک دن پہلے مشتاقانِ عبادت کو اعلان کرتے ہوئے فرمایا:''اے لوگو! تم پر ایک بہت برکت والے مہینے نے سایہ ڈالا، اس مبارک مہینے میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے.....تراویح نفل عبادت مقرر کیا ہے.....سنت پر فرض کے برابر ثواب ملے گا.....ایک فرض ادا کرنے کا ثواب ستر فرض کے برابر ہوگا....اس کا پہلا حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا حصہ آتشِ دوزخ سے آزادی ہے۔

رمضان المبارک رحمت خداوندی کا موسم بہار ہے۔ یہ انوار وبرکات کے فیضان کا مہینہ ہے، یہ مومنین کے پژمردہ دلوں کیلئے حیات نو کے پیغام کا مہینہ ہے، یہ باہمی ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔پیغمبر علیہ السلام نے اس مہینے کو شہر مواسات یعنی غمخواری کا مہینہ فرمایا ہے۔ علامہ طبریؒ فرماتے ہیں:'' کہ رمضان المبارک کو شہر مواسات کے نام سے موسوم کرنے میں اس بات کی ترغیب ہے کہ آپ اس مہینے میں تمام انسانوں اور بالخصوص فقراء ومساکین کے ساتھ احسان کریں، اور سخاوت وفیاضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی ہر ممکن امداد کریں۔

رمضان میں پیغمبر علیہ السلام کی جود وسخا بادِ رواں کی طرح:

جود وسخا ایک پسندیدہ صفت ہے، یہ صفتِ خداوندی ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:'' کہ اللہ تعالیٰ سخی وفیاض ہے اور سخاوت کو پسند فرماتے ہیں'' [ترمذی] رمضان کے مہینے میں اللہ

تعالیٰ کے جود وسخا میں اضافہ ہوتا ہے، کیونکہ جنتیوں کیلئے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے۔ جب رمضان میں حق تعالیٰ کے جود وسخا میں اضافہ فرماتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے صفات کے مظہرِ اتم تھے ان کے جود میں اضافہ ہوتا تھا۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ "رسول اکرم ﷺ سب سے زیادہ جود وسخا والے تھے اور رمضان میں جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور ان کے ساتھ قرآن کا دَور کرتے غرض مخلوق کی نفع رسانی میں آنحضرت ﷺ بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔" [بخاری]

رسول اللہ ﷺ تو ویسے بھی سب لوگوں سے زیادہ فیاض اور دریا دل تھے، لیکن رمضان میں آپ ﷺ اس طرح راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے جیسے تازہ ہوا کے جھونکے چلتے ہیں، کہ ہر کوئی اس سے فیض یاب ہوتا، آپ ﷺ کی اسی عادت مبارکہ کا اثر آپ کی امت میں بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ اصحاب خیر ان تیس دنوں میں خوب دل کھول کر راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں، اور غریبوں وفقیروں کی امداد واعانت اور ان کو شکم سیر کیا جاتا ہے۔

جود کی تشریح:

حدیث شریف میں لفظ جود آیا ہے، جود کے معنی ہیں بغیر سوال کے دینا ہے، تاکہ سائل ذلت سے بچ جائے، اس طرح جود کے معنی کثرت سے دینے کے بھی ہیں، یہی وجہ ہے کہ موسلا دھار بارش کو جود کہا جاتا ہے۔ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ جود کا مطلب یہ ہے کہ جو مناسب ہوا اور جس کے مناسب ہو اس کو دینا۔ علامہ محمد اعلیٰ تھانویؒ فرماتے ہیں کہ جو مناسب ہو اس کو بغیر عوض اور بدلے کے دینا جود کہلاتا ہے۔

ان تعریفات کی روشنی میں مذکورہ حدیث سے یہ مستفاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے صدقات وخیرات دیتے تھے اور بالخصوص رمضان المبارک میں سخاوت نبویؐ بادِ رواں کی طرح ہوتی تھی، بغیر سوال کے سائل کو دیتے تھے تاکہ سائل ذلت سے بچ جائے اور جو کچھ دیتے تھے وہ کسی غرض ومقصد کے تحت نہیں دیتے تھے بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کیلئے دیتے تھے۔ جو

مناسب تھا اور جس کے مناسب تھا اس کو عطا فرماتے تھے۔ مثلاً بھوکوں کو کپڑے دینا اور ننگوں کو کھلانا جود وسخا نہیں بلکہ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور ننگوں کو کپڑے دینا جود کہلاتا ہے، یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ لہٰذا ہمیں بھی خرچ کرتے وقت ان اصولوں کو مدِ نظر رکھنا چاہیے، واضح رہے کہ جود ایک ملکہ فاضلہ ہے اور سخا اس کا اثر ہے، سخاوت کا تعلق مال سے ہے اور جود مال کے ساتھ مخصوص نہیں، علم کی تقسیم، معارف کی تقسیم، اخلاق کی تقسیم اور مال کی تقسیم وغیرہ سب جود میں داخل ہیں۔

افطاری کرانے کا اجروثواب:

باہمی خیر خواہی اور ہمدردی کے اس مہینے میں لوگوں کی سحری وافطاری کا حتی الوسع انتظام کرنا چاہیے اور اپنے قرب وجوار میں غریب وتنگدست لوگوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''کہ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے، یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو (اللہ تعالیٰ کی رضا وثواب حاصل کرنے کے لئے افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا، بغیر اسکے کہ روزہ دار کے ثواب میں کمی کی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطاری کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا تو کیا غرباء اس ثواب عظیم سے محروم رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی کی ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا افطار کرادے، اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلادے تو اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ [بیہقی]

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی رمضان المبارک میں روزہ دار کا روزہ حلال کمائی سے افطار کرائیگا تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے ان کیلئے دعا کرینگے اور شب قدر کو جبرائیل ؑ اس سے مصافحہ کرینگے۔ جبرائیل ؑ کے مصافحے کی علامت یہ ہے کہ دل نرم اور آنکھیں پُرنم ہو جائینگی [مرقات: ۲۳۸/۴]

اس منافع کو دیکھ کر ہمارے اکابرواسلاف نے رمضان میں افطاری کرانا اپنا معمول بنا رکھا تھا، غریبوں اور تنگدستوں کیلئے افطاری کا اہتمام کرتے تھے۔ حضرت حماد بن سلمہ ایک مشہور محدث گزرے ہیں، وہ ہر روز پچاس آدمیوں کا روزہ افطار کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ یہ ایک اچھی

روایت ہے جس کا آج بھی مسلمانوں کے ہاں اہتمام کیا جاتا ہے۔

روزے کا فلسفہ :

روزے کی مشروعیت میں ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے مالدار لوگوں کو یہ پتہ چلتاہے کہ فاقہ میں کیسی اذیت اور بھوک و پیاس کی تکلیف ہوتی ہے،روزے کی حالت میں بھوک و پیاس کی وجہ سے ان امراء واغنیاء کواپنے غریب اور فاقے سے نڈھال بھائیوں کی تکلیف کا احساس ہوتاہے اورمعلوم ہوتاہے کہ تھوڑاسا کھانا کھلانے سے ان کی تکلیف کو دورکرنا کتنا بڑا ثواب ہے، جو خود بھوکا نہ ہواس کو دوسرے غریب لوگوں کی بھوک اور جوخود پیاسا نہ ہو اس کو دوسروں کی پیاس کی تکلیف کا احساس کیونکر ہوگا؟

روزے کا بدل یعنی فدیہ اورکفارہ کے احکام پر اگرنظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان سب مواقع پر روزہ کا بدل غریبوں کا کھانا کھلانا قراردیاہے،چنانچہ روزے کا فلسفہ اورحکمت یہی ہے کہ معاشرے میں غریب اورفاقے سے نڈھال بھائیوں کے ساتھ امداد ،ایثار اورہمدردی کے جذبے کو بیدار کیا جائے۔

رمضان المبارک میں نیک کاموں کا اہتمام کرنا:

زندگی کا کاروبارقبر کے کنارے پہنچنے تک ختم ہونے والانہیں ہے۔اس کے برعکس یہ مبارک ساعتیں خدا جانے پھرمیسر آئیں یا نہ آئیں،لہذا ہمیں چاہیے کہ نیک کاموں کا اہتمام کریں،اس مہینے میں خوب خوب مال خرچ کریں،غریب رشتہ داروں ،یتیموں ،مسکینوں اور فقیروں تک خرچہ،کھانا اورکپڑے پہنچائیں ،روزے داروں کوافطار کرائیں۔یہی ہمارے لئے مفید ترین ذخیرہ ثابت ہوگا اوراس دنیا سے جانے کے بعدبھی ان سے حاصل ہونے والا اجرقبر کی تنہائیوں میں ہمارارفیق بن جائیگا۔

دوسری بات یہ کہ اس مہینے کو دوسرے افکار سے فارغ ہوکر ہمہ تن عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔دوسری مصروفیات کوکم سے کم کرکے زیادہ سے زیادہ وقت قرآن پاک کی تلاوت اذکار وتسبیحات،نفلی نمازوں اوردوسری عبادتوں میں صَرف کیا جائے۔

اگرہم سچے دلوں سے اس ماہ مبارک میں نیک کاموں کا اہتمام کریں تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے :"من سلم له رمضان سلمت له السنة" جس شخص کا رمضان سلامتی سے گزرااس کا پورا سال سلامتی سے گزرے گا۔